مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ ترجمۃ القرآن (انگریزی) کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے پہلا پارہ انشاء اللہ العزیز اکتوبر کے اختتام یا نومبر کے شروع میں چھپکر شائع ہو جائیگا۔

۱۴ اکتوبر کو سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر نے غریب طلبا کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے احباب میں تحریک کی۔ کئی احباب نے اس کار خیر میں حصہ لیا جزاہم اللہ

آمد مہمانان مولوی رفیع الدین صاحب مدرس ضلع شاہ پور میاں الیاس احمد صاحب بھلول پور۔ لائل پور سے میاں نور محمد صاحب مارسیان سے میاں اللہ رکھا صاحب حسن محمد صاحب سیمبڑیال سے ماسٹر مولا داد صاحب شاہدرہ لاہور سے منشی عبد اللہ صاحب۔

اخبار احمدیہ

سنگھول سے میاں رحمت اللہ صاحب سوزی لکھتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن کے متعلق ایک روز دعا کی گئی۔ تو دوسرے روز خواب میں دیکھا کہ دو لڑکے قرآن شریف پڑھ رہے ہیں۔ ایک نے پہلے سے شروع کیا ہوا تھا اور دوسرے نے بعد میں۔ دوسرا لڑکا جس نے بعد میں شروع کیا مجھے کہنے لگا افسوس کہ باوجود پہلے شروع کرنے کے پھر بھی پیچھے رہ گیا ہے۔

بلب گڈھ سے حکیم محمد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں کی جماعت احمدیہ میں بفضل خدا دن بدن ترقی ہو رہی ہے سب مخالفوں نے ملکر امام مسجد کو میرے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے مقابلہ میں کھڑا کیا۔ مولوی صاحب مجھے کہنے لگے آپ قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ میں نے کہا قرآن کریم کو مقدم اور احادیث صحیحہ کو اس کے بعد بلا شک شبہ مانتے ہیں۔ تو بولے کہ اچھا پھر آپ یہ تحریر کر دیں کہ حضرت عیسیٰ اسی جسم کے ساتھ قرآن اور احادیث صحیحہ کے رو سے آسمان پر نہیں گئے۔ میں نے یہ لکھ دیا اور انہوں نے میری تحریر دلی بھیجدی وہاں سے انکو صاف جواب ملا اب وہ بہت شرمندہ ہیں۔

سنور سے برادر مکرم عبد الرحیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۵ اکتوبر کے الفضل میں ایک رپورٹ لکھی گئی تھی کہ انجمن احمدیہ سنور سے دو صد روپے کا مچلکہ لیکر سرکار والا نے جلسہ کے لئے اجازت دی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی دعاؤں سے کوئی مچلکہ نہیں لیا گیا بلکہ مخالفین سے لیا گیا۔ اور ہمیں حکام نے بڑی خوشی کے ساتھ اجازت فرمائی جس کے ہم بہت ہی مشکور ہیں۔ نیز میاں مہدی حسن خان احمدی کے خلاف دشمنوں نے ایک مقدمہ کھڑا کر دیا ہے خدا تعالیٰ رحم کرے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

میدان کارزار سے ڈاکٹر محمد الدین صاحب لکھتے ہیں کہ میں حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے شفقت و عنایت کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ حضرت اقدس کی معجز نما اور پر اثر دعاؤں نے مجھ عاجز کو ایک بہت بڑے حادثہ سے بچالیا ہے فالحمد للہ اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کو ہر بلا سے محفوظ رکھے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی نصرت فرماوے آمین

لودھیانہ سے بھائی محمد سردار خان صاحب ڈیرنسری ڈاکٹر عرصہ سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعائے صحت کرتے ہیں

انبالہ شہر سے میاں میراں بخش صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بابو عبد الرحمٰن صاحب عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار تھے۔ انکے معالجہ میں ہم نے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا ان کی زندگی سے ہم بالکل مایوس ہو گئے تھے۔ بندہ حسب الحکم بابو صاحب موصوف روزانہ ایک کارڈ حضرت فضل عمر کی خدمت ارسال کرتا رہا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور کی دعاؤں سے بابو صاحب کو بالکل شفا ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ۔

اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی! کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

منصوری سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں۔ کہ راجپور میں ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت فحش گالیاں دیا کرتا تھا حتی کہ وہ خبیث الفطرت یہاں تک کہا کرتا تھا کہ جو مرزا کو گالیاں دیا کریگا میں اسے اپنے پاس سے کھانا دیا کرونگا۔ آخر خدائے غیور نے اسے عین عالم شباب میں نہایت ذلت کی موت مار کر واصل جہنم کیا۔ عبرت!۔

پھلور سے میاں محمد عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں فیروزپور جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ مولوی صاحب باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ آپ لوگ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے! میں نے جواب دیا چونکہ آپ نے خدا کے ایک مامور اور امام وقت کو نہیں مانا اور ہم اسے مان چکے ہیں اس لئے بموجب حدیث اما مکم منکم ہمارا امام ہم ہی میں سے ہونا چاہئے پھر ہم آپکے پیچھے کیونکر نماز پڑھ سکتے ہیں اسکا مولوی جی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔

کوئٹہ سے بابو عبد العزیز صاحب کلرک پلٹن ع ۱۹ لکھتے ہیں کہ میں فرانس جاتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے تبلیغ حق کی توفیق دے اور مجھ پر اپنا فضل وکرم کرے۔ برادر محمد صدیق صاحب پٹیالوی سٹوڈنٹ میڈیکل کالج لاہور بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دہلی سے برادر عبد الرحیم صاحب ممتحن چشم و سوداگر عینک لکھتے ہیں۔ کہ ستمبر میں الفضل کے مختلف پرچے جو غیر احمدیوں کے لئے مناسب اور موزوں تھے تقسیم کئے گئے۔ اور علماء کے طبقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب تقسیم کی گئیں ان میں سے ایک مولوی صاحب کو ہمارے سلسلہ سے حسن اعتقاد ہے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو راہ حق دکھلادے آمین۔

راولپنڈی سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری لکھتے ہیں۔ کہ ایک مولوی صاحب سند یافتہ دیوبند سے پڑھکر آئے ہیں۔ ان سے ساتھ حدیث لانبی بعدی پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی آخر میں میں نے انکو دعوت دی کہ فلاں دن موضع خرم میں میرا وعظ ہے آپ وہاں بھی تشریف لائیں۔ اور ہمارے سلسلہ کی باتیں سنیں۔ دیکھئے آتے ہیں یا نہیں۔

تازہ واقعات جنگ

اٹلی کے رستے آئی ہوئی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اہل رومانیہ میں اس وقت بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔ دول متحدہ کے موافقین بزور مطالبہ کر رہے ہیں کہ یا تو گورنمنٹ متفق ہو جائے یا مداخلت کرے۔ بہت سے بلغاری تارکان وطن رومانیہ میں آنکے پناہ لے رہے ہیں اور رومانیہ نے بلغاری مطالبہ کہ بیا گرنیون کو اس کے حوالہ کیا جائے مسترد کر دیا ہے۔

سرویہ میں لڑائی جاری ہے۔ ۲۰ ہزار زخمی سلن میں پہنچے ہیں تمام محاذ پر غنیم اور اس کے رفقاء کو نقصان عظیم پہنچ رہا ہے۔ بلغراد سے سمندریہ (؟) کیجانب جرمن اپنے مورچوں پر قابو رکھنے سے عاجز آگئے ہیں۔

اٹلی سے بہت سی جمعیت بارہ بیٹرے بار بردار جہازوں پر سوار ہوئی غالباً یہ مہم الیشیار کوچک کی طرف گئی ہے۔

پیرس کے ایک مراسلہ سے پتہ لگتا ہے کہ دول متحدہ کی ہوائی طاقت میں اندنوں بعض نہایت حیرت انگیز اور زبردست ایجادوں اور تیاریوں کا اضافہ ہوا ہے جن کی سکولوں میں باضابطہ تعلیم دی جارہی ہے تمام سامان جدید سے لیس ہو کر ہوائی دستے جلدی ہی غنیم کے ریلوے جنکشنوں وغیرہ پر دھاوا بولینگے۔ اس ہوائی مہم میں فرانس زیادہ حصہ لے رہا ہے۔

روما میں تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس وقت سرویہ میں پچاس میل کے محاذ پر آٹھ آرمی کور حملہ آور ہیں جنہیں آسٹروی اور جرمن دونو شامل ہیں۔ کہتے ہیں کہ سابق شاہ البانیہ بھی سربوں کے خلاف غنیم کے ساتھ ہے۔ البانیہ میں بلغاریوں کے ماتحت مانٹی نیگرو اور سربیہ پر حملہ کرنے کے لئے بینڈ تیار ہو گئے ہیں

جرمن اخبارات کا بیان ہے کہ افواج متحدہ بمقام دیدی آغاج خشکی پر اترنے کی تیاریاں کر رہی ہیں

دنیا (آسٹریا) کا ایک مراسلہ سرکاری سربی محاذ کے متعلق خبر دیتا ہے کہ وہاں بہت سی اراضی اور ۲۶ سو قیدی دشمن نے حاصل کر لئے ہیں اور کہ آسٹرویوں نے بلغراد میں نوبجری ۲۶ میدانی توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ سخت خونریز لڑائی ہوئی۔ آخر میں لکھا ہے کہ دریائے ڈینیوب کا بڑا جہازات دریائی سرنگوں اور روسی بحری سرنگوں کو ہٹا رہا ہے۔

لنڈن سے ۱۰۔ اکتوبر کا تار ہے کہ نواح بلغراد کی پہاڑیوں پر شدید لڑائی ہوئی۔ تین دن تک پیاپے آگ برستی رہی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر کبھی ایک فریق کا قبضہ ہوا کبھی دوسرے کا سرویون نے صبح کے وقت ٹوچیدر کے عمدہ عمدہ مورچے لیلئے اور جرمنوں کو جنسدہ بلغراد پر بھگا دیا۔ جنگ غضبناک طور پر جاری ہے۔ غنیم نے شہر پر تین ہزار گولے پھینکا ہسپتالوں اور گرجوں تک کو نہ چھوڑا۔ برٹش افواج نے بھاری توپوں سے دشمن کو ضرر عظیم پہنچایا! اور اس کے دو مونیٹر جہاز دریائے ڈینیوب میں غرق کر دیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان۔ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء

جنہیں اپنے گھر کی خبر نہیں وہ اپنی متاع (ایمان) کی کیا حفاظت کرینگے؟

حال میں ایک مسلمان خاتون نے ایک ناول لکھکر شائع کیا ہے جسے بعض مسلمان معاصرین نے بڑی وقعت و عزت کی نظر سے دیکھا اور نفس مضمون کو باوجود لکھائی چھپائی اور تصحیح وکاغذ خاطرخواہ نہ ہونیکے بہت کچھ سراہا ہے اور نہ صرف خواتین اسلام بلکہ مسلمان مردوں سے بھی زور کے ساتھ اسکے پڑھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ماحصل قصہ کا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص بڑا ظالم بڑا بے درد اور بڑا نا خدا ترس تھا۔ اسکی بدسلوکی و سرد مہری سے اسکی بیوی بچاری بہت تنگ تھی۔ مگر اس نے جو حسن اتفاق سے شاکرہ نام اسم بامسماۃ ایک دیندار و صابرہ بی بی تھی شوہر کے تمام مظالم اور سختیوں پر صبر و شکر سے کام لیا۔ آخر خدا نے اسکی فریاد درد رسن لی میاں کے دل میں نیکی ڈالی اور وہ تکمیل تعلیم کے واسطے یورپ چلا گیا۔ وہاں سے واپس آیا تو بس فرشتہ تھا اسکی خو بو عادت خصلت سب بدل گئی۔ بیوی بچوں کے ساتھ اسکا برتاؤ ایسا ہو گیا جیسا کہ ایک شریف نیک بخت اور خدا ترس عیالدار کا ہونا چاہیئے۔ یہ خلاصۂ مطلب سنکر جو ہمیں ایک بڑے جوشیلے۔ ممتاز اور قوم پرست اخبار میں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ہر شخص اسی نتیجہ پر پہنچیگا کہ محض یورپ کی تعلیم و تہذیب کے اثر سے شوہر شاکرہ کے اخلاق و اطوار کی اصلاح ہوئی۔

ہم مانتے ہیں کہ تعلیم انسان کے اطوار و خیالات پر بالعموم اچھا اثر ڈالتی ہے۔ اور اسکے تسلیم کرنے میں بھی انکار و تامل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ مغرب کی اقوام مستمدنہ میں بالعموم بیویوں کے ساتھ شوہروں کا سلوک اکثر شستہ و شائستہ نرمی و رواداری کا ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یورپ نے اس قسم کے سبق کہاں سے سیکھے؟ کیا یہ اُسی کتاب پاک کی تعلیم نہیں جو عاشروهن بالمعروف ارشاد فرماکر مردوں کو تاکید کرتی ہے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آئیں اور قابل تعریف معاشرۃ برتیں؟ اُن اقوام کے اپنے مذہب میں تو بہت سے دیگر اہم حقوق نسوان اسقدر ملحوظ بھی نہیں رکھے جتنے کہ اسلام نے لازمی قرار دیئے ہیں ٭

مگر اس افسوسناک و عبرت خیز حالت پر کوئی کہاں تک ہمدردی کے آنسو بہائے یا ملامت کے تازیانے لگائے کہ مسلمانوں کو خود اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ناول زیر بحث کی مصنّفہ تو بچاری عورت ذات ہیں اور خدا جانے کہاں تک تعلیم یافتہ ہونگی۔ یہاں تو ہزارہا مرد ہاں اچھے اچھے باوقار و ذی علم مرد مسلمان اُن پاک تعلیمات سے بیخبر ہیں جو شریعت حقّہ اسلامیہ انکو دیتی ہے۔ انپر کاربند ہونے کا تو کیا ذکر؟ حالانکہ اسلام کے تعلیم کردہ اصول و احکام وہی جواہر بے بہا تو ہیں جن سے عملاً فائدہ اٹھاکر آج غیر قومیں تک دنیا میں بلندنام و سُرخ رُو ہو رہی ہیں ٭

بیویوں کے ساتھ حُسنِ معاشرۃ کا بابرکت ارشاد تو اِک بہت مشہور و عام بات ہے اگرچہ بدنصیبی سے مسلمانوں میں اسپر عملدرآمد بہت ہی کم ہوتا ہو۔ لیکن اسکے علاوہ اور بھی صدہا باتیں ایسی ہیں جنہیں احکام اسلام پر چل کر انسان دونوں جہان میں دلشاد و بامراد رہ سکتا ہے۔ مگر عمل کیونکر ہو جبکہ سرے سے اس کا علم ہی نہیں۔ اور اس لاعلمی کا ایک نہایت خطرناک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض دین سے غافل مسلمان۔ اپنی عملی حالتوں کو نظرانداز کرکے قومی ادبار و فلاکت کا ذمہ دار تو معاذ اللہ اسلام کو فرض کر لیتے ہیں اور غیر اقوام کی خوشحالی کو انکے مذہب سے منسوب کرکے پاک و بابرکت تعلیمات کا سرچشمہ اُنہی کو سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اور اس طرح قطع نظر اُن شامت زدہ بدنصیبوں سے جو محض کسی طمع دنیاوی یا دیگر مکروہ ترغیبات سے مغلوب ہوکر اپنے دین کو خیرباد کہتے ہوں ہزارہا مسلمان اس قسم کی غلط فہمیوں کا شکار ہوکر بھی اسلام جیسے سراپا محسن مذہب سے بدظن و بیزار ہوتے ہوتے بالآخر اُنکے ارتداد تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

بھلا جس شخص کو اپنے گھر کی خبر نہ ہو وہ اپنے مال و متاع کی کیا خاک حفاظت کر سکتا ہے۔ اور ایمان جیسی متاع گرانمایہ کھوکر انسان کم از کم اپنی عاقبت تو تباہ و برباد کر ہی لیتا ہے۔ خواہ اس چندروزہ خواب ہستی میں محض عارضی و فانی منفعت و راحت کیوں نہ حاصل کرلے۔ گو بعض صورتوں میں یہ بھی نہیں ہوتا بلکہ دین حق سے مُنہ موڑنے والے وعید خسر الدنیا و الآخرۃ کے ہی مصداق دیکھے گئے ہیں ٭

پس اُن معاصرین کا جو ہمدردیٔ اسلام کا دم بھرتے ہیں اک ضروری فرض ہے کہ ایسے موقعوں پر ساتھ ہی یہ پہلو بھی کھولکر دکھلا دیا کریں کہ تمام خیر و برکت اسلام کی کتاب مجید میں موجود ہے۔ ہر قسم کی اصلاح و ترقی اس حاوی اکمل دستورالعمل پر کاربند ہونے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

یہ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے قرآن کریم کی پاک تعلیمات کی حمایت و اشاعت کے لیئے آسمان پر ملائکہ الٰہی خاص طور پر سرگرم اہتمام ہیں مگر چونکہ دنیا عالم اسباب ہے۔ اسواسطے جس کے دل میں دین و ملت کی حالتِ زار کا کچھ بھی احساس اور اس کی تائید و نصرت کے لیئے کچھ بھی تڑپ ہے اُنکے محض عقائد و خیالات آج کوئی تسلّی بخش ثبوت سچی دینداری کا نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اقوال و افعال بھی انکی شہادت نہ دیں۔ وہ انسان کیا جسمیں ایمانی غیرت نہ ہو مگر آہ! یہ بات ان لوگوں میں کہاں جنہیں صرف ایمان کے ثریا پر اُٹھ جانے تک سے غرض ہے مگر اس سے آگے ایمان کو وہاں سے لاکر پھر دنیا میں قائم کرنے والے مسیح موعودؑ سے کچھ واسطہ نہیں ٭

یاددہانی ہمارے معزز قلمی معاونین آئندہ ایسے مضامین کی طرف زیادہ تر توجہ فرماویں جو اسلام کی خوبیوں۔ تصدیق مسیح موعودؑ مذاہب باطلہ کے ردّ۔ اور علمی اصلاحی و تبلیغی اغراض پر مشتمل ہوں۔ ذاتیات۔ اختلافی مسائل۔ نزاع لفظی وغیرہ میں پڑنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ایسے مضامین بلاکسی اشد مجبوری کے درج اخبار نہیں ہونگے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

دین الحق کی عدیم النظیر خصوصیتیں

الفضل کے کالموں میں اس عنوان کے ماتحت خدائے تعالیٰ کی تائید و نصرت سے کثیر التعداد مضامین اسلام کے بے عدیل محاسن پر لکھے جا چکے ہیں۔ جن کے بالمقابل آجتک کسی دوسرے مذہب کی طرف سے ایسی امتیازی خصوصیات پیش نہیں کی گئیں جو انکی صداقت کا ثبوت ہو سکیں افسوس ہے کہ ان مضامین کا سلسلہ بچند وجوہ مجبوری کچھ عرصہ بند رہا اور آج پھر یہ سلسلہ خدا کے فضل سے از سر نو جاری کیا جاتا ہے وباللہ التوفیق - (ایڈیٹر)

یہ تو اسلام میں مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام زمانوں میں ہر ملک ہر قوم کی طرف اپنے ہادی بھیجکر منزل نجات کی جانب اپنی مخلوق کی رہنمائی فرماتا رہا ہے۔ اسی لیئے قرآن مجید کل انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرتا اور ان کے ادب و احترام کو اپنے پیرووں کے لیئے لازمی ٹھیراتا ہے۔ لیکن چونکہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت کامل کر دی گئی اور دین کی خوبیاں اور نعمتیں جو بندوں کو خدا کی طرف سے عطا ہونی ممکن تھیں پوری کر دی گئیں اسواسطے اب جملہ امور دنیوی و اخروی میں بجز شریعت حقہ محمدیہ کے اور کسی دستور العمل کی احتیاج باقی نہیں رہی - لیکن افسوس کہ غافل اہل دنیا خدا کی اس صاف و صریح حکمت و مصلحت پر غور و تدبر نہیں کرتے کہ شرائع سابقہ کیوں نامکمل تھیں اور شریعت محمدیہ کو کن وجوہ سے کامل قرار دیا گیا ؟

سیدھی بات ہے کہ نسل انسانی کے ابتدائی و درمیانی حالات اسی کے مقتضی تھے کہ انہیں مختص المقام و مختص الزمان قوانین ملتے رہیں اور جب دنیا ضروری مراحل ترقی طے کر کے اپنے تمدن۔ تعلیم۔ وسائل اشاعت میں ایسے درجہ تک پہنچ گئی کہ ایک ہی جامع وحاوی دستور العمل جمیع اقوام عالم پر نافذ کیا جانا کافی ہو تو پھر ایک خاتم الکتب اُس وجود پاک کے ذریعے دنیا کی طرف بھیجدی گئی جو انی رسول اللہ الیکم جمیعاً فرماتے ہوئے اپنی ۲۳ سالہ مدت رسالت میں بنی نوع انسان کے واسطے عملاً ایک ایسا اسوۂ حسنہ دکھلا گیا جسکی کامل پیروی سے خدا کی مخلوق ہر شعبۂ زندگی میں کما حقہ نور و ہدایت حاصل کر سکتی اور دنیا میں فلاح پانیکے علاوہ عقبیٰ میں بھی نجات کی وارث ہو سکتی ہے ؛

چونکہ تمام انبیائے سابقین علیہم السلام خدا ہی کی طرف سے تھے اور اپنے اپنے وقت میں ہدایت خلق کے واسطے مامور ہوئے تھے اسواسطے ضروری تھا کہ اسلام جو اُسی خدا کی جانب سے اللہ تعالیٰ کا آخری نور و ہدایت ہے وہ اُن سب کے برحق ہونے پر بھی مُہر تصدیق کرے اور یہی اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے جس کی نظیر اسوقت دنیا کا کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کر سکتا ؛

پھر دین حق میں جو خالق کائنات کی طرف سے ہو اس وصف کا ہونا لازمی ہے کہ دنیا و مافیہا کے اندر جو کچھ بھی نسل انسانی کے حق میں سودمند و سازگار ہو اُسے اپنے پیرو کا ورثہ جائز قرار دے اور اس سے تمتع اُٹھانے کی اجازت - چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ هوالذي خلق لكم ما في الارض جميعًا اور ارشاد ہوا ہے کہ سخر لكم ما في الارض جميعًا - یعنی خدا نے سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا اور سب کچھ تمہارے لیئے تسخیر کر دیا ؛

یہاں یہ شبہ پیدا نہ ہونا چاہیئے کہ موجودات میں تو بہت سی چیزیں اور بہت سی باتیں انسان کے حق میں ضرر رساں بھی ہوتی ہیں پھر خدا نے انکو بنا کر انسان پر کیا احسان کیا ؟ (معاذ اللہ) - کیونکہ اول تو لکم میں لام جو پڑا ہوا ہے یہ ہمیشہ فائدہ کے لیئے آتا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تو سب کچھ پیدا کر دیا اب یہ آدمی کا اپنا کام ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھائے - دوسرے یہ کہ اگر انسان اپنی بے عقلی - ناعاقبت اندیشی یا غفلت اور بد استعمالی سے کسی شے کو اپنے واسطے موجب ضرر بنالے تو یہ دوسری بات ہے ورنہ فی الحقیقت نقصان رساں تو خدا کی پیدا کردہ موجودات میں کوئی بھی چیز نہیں - اور اپنی غلطی سے نقصان اُٹھانے کی صورت یہ ہے کہ جو اشیاء عام طور پر مفید و کار آمد ہی سمجھی جاتی ہیں وہ بھی بعض اوقات انسان کی نادانی و کوتہ بینی و بے اعتدالی سے باعث تکلیف و نقصان ہو جاتی ہیں ؛

اشیائے مادی کے علاوہ جنکا کچھ وجود فی الخارج ہوتا ہے مخفی طاقتیں بھی مثل قوت برق و کشش اتصال وغیرہ کے سب اسی ارشاد خلق لکم ما فی الارض جمیعًا میں آجاتی ہیں ؛

اب رہے وہ امور جو مراحل حیات میں انسان کی رہنمائی و راحت رسانی کا موجب ہو سکتے ہیں یعنی تمام صداقتیں تمام قیمتی و قابل قدر اصول اور ہوشمندی و دانشوری کی باتیں جو ہمیں کسی سے اور کہیں سے بھی مل سکتے اور ہمارے لیئے پُر منفعت و بابرکت ہو سکتے ہیں - اسلام ان سب کا بھی مومن کو حقدار اور وارث جائز قرار دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں صدہا جگہ عقل و فہم وغیرہ عطیات قدرت سے کام لینے اور فائدہ اُٹھانے کی ترغیب بلکہ تاکید پائی جاتی ہے اور رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ حکمت مومن کی متاع گم گشتہ ہے چاہیئے کہ جہاں سے ہاتھ لگے اسکو لے لے - پس آج دنیا کے پردہ پر کوئی اور بھی مذہب ایسا ہے جو اتنے روشن ایسے تسلی بخش ایسے عالمگیر اصول معقول انسان کی رہنمائی اور حصول فلاح کے لیئے مہیا کرتا ہو - لا واللہ - بجز مذہب اسلام کے کہ وہی بفضل خدا ایک اکیلا دین حق ہے - فالحمد للہ -

ضروری نوٹ جو احباب عنوان الاسلام یا تصدیق المسیح کے ماتحت کچھ لکھیں انہیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ تکرار مطالب نہ ہو جو دلائل ان دو نو مبحثوں کے متعلق قبل ازیں پیش کیئے جا چکے ہیں انکو ایکدفعہ نوٹ کرلیں تو اچھا ہو گا (ایڈیٹر)

تصدیق المسیح ع

کسی مامورِ برحق کی صداقت پر ایک زبردست دلیل یہ امر ہوتا ہے کہ نہ صرف وہ خود دنیا بھر کے تمام راستبازوں کی تصدیق کرتا ہو۔ بلکہ انہوں نے بھی اسکے ظہور کی خبر دیکر پہلے سے اسکی سچائی پر ایک کھلی کھلی گواہی دی ہو۔ اب ہم اس معیار پر حضرت مسیح موعود احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی کسی قدر پڑتال کرتے ہیں۔

سب سے پہلی قابل وقعت اور لائق پذیرائی گواہی حضرت رسولِ خدا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی ہے جن کا اصدق الصادقین ہونا نہ صرف ساری اسلامی دنیا کے نزدیک مسلّم ہے بلکہ مختلف مذاہب کی مستند کتب مقدسہ اور غیر اقوام کے انصاف دوست محققوں نے بھی آپکو راستبازوں کا سردار مانا ہے۔ آپنے بڑے زور سے دنیا کو خبردار کیا کہ اسلام جو خدائے تعالیٰ کا پسندیدہ اور سچا دین ہے اسکی حالت جب اخیر زمانہ میں حد درجہ نازک ہو جائیگی حتیّٰ کہ ایمان دنیا سے اُٹھکر ثریا پر چلا گیا ہوگا اُسوقت ابنائے فارس سے خدا کا ایک برگزیدہ بندہ اور آپؐ کا اُمّتی مبعوث ہوگا جو اسلام کے مردہ جسم میں نئے سرے سے جان ڈالے اور نشو و نما کی روح پھونکیگا چنانچہ مسیح موعودؑ ٹھیک آنحضرتؐ کی بشارت کے مطابق ایسے وقت میں جبکہ اسلام گویا بحالت نزع اپنے اخیر سانس لے رہا تھا قریہ کدعہ میں مبعوث ہُوا اور تیس سال تک برابر وعدہ الٰہی (لیظہرہ علی الدین کلہ) تمام ادیان باطلہ پر اسلام کی حجت تمام کرتا رہا۔ لاکھوں نے جو سعید الفطرت تھے اُسے قبول کیا اور بے دینی غفلت و ضلالت کی تاریک گھاٹیوں سے نکلکر فلاح و نجات کی بلند و روشن چٹان پر جا چڑھے فالحمد للہ۔

آپ سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دنیا کو خبر دی تھی کہ مَیں ایک بار پھر تم میں آؤنگا۔ آپؑ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اُسوقت فلاں و فلاں آثار صفحۂ ہستی پر نمودار ہونگے چنانچہ مسیح موعودؑ کے وقت میں وہ تمام علامات اور نشانیاں بھی خدائے تعالےٰ نے پوری کرکے دکھلا دیں تاکہ خدا کے راستباز (مسیح ناصری) کے مُنہ سے نکلی ہوئی باتیں اسکی موعودہ آمدِ ثانی کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوکر ثبوتِ صداقت ٹھیریں۔ مثلاً قحطوں کا پڑنا۔ زلازل کا آنا۔ مری پھیلنا اور دنیا کی قوموں کا مبتلائے رنج و محن ہونا وغیرہ وغیرہ۔

مسیحؑ سے بھی اوپر پہلے کے خاصانِ خدا کی پیشگوئیوں اور مکاشفات کی دیکھ بھال کیجے تو اُن پر بھی اس زمانہ کے تمام حالات حرف بحرف چسپاں ہوتے ہیں۔ جنکی تفصیل اس موقعہ پر موجبِ طوالت ہوگی۔ ان کالموں میں اُن کا پہلے بار بار اعادہ ہوتا رہا ہے۔

اہل کتاب کے علاوہ دیگر اقوام کی کتب مقدسہ سے بھی قُرب قیامت میں ایک مصلحِ ربّانی کے ظہور کا پتہ چلتا ہے اس طرح خدائے تعالیٰ کے تمام برگزیدوں نے صدہا بلکہ ہزارہا برس پہلے ہی خلق اللہ کو آگاہ کر دیا تھا کہ جب زمین پاپ کے بوجھوں سے بھاری ہو جائیگی اور غفلت کی تاریکی سے اس پر چاروں طرف اندھیرا چھا جائیگا تو خدا کی طرف سے ایک عظیم الشان ہادی آئے گا جو اس کے بوجھوں کو ہلکا کرے گا اور مخلوق کو سچی خداپرستی کی راہیں دکھلائے گا۔ چنانچہ الحمد للہ کہ مسیح موعودؑ نے عین ضرورتِ حقّہ کے وقت ظاہر ہوکر اُن تمام راستبازوں کی بھی تصدیق کی اور موجودہ خلائق کو فلاح و نجات کا سیدھا رستہ بھی بتلادیا۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

غرض جیسا کہ کسی مامورِ برحق کے لیئے یہ دو باتیں لازم ملزوم ہیں کہ وہ اگلے تمام راستبازوں کی تصدیق کرتا ہو۔ اور اُن سب نے اسکے پیدا ہونیکی پہلے سے خبریں دی ہوں۔ بالکل ویسا ہی ہُوا۔ اور کیوں نہ ہوتا جبکہ بصورتِ دیگر اُن سارے راستبازوں کی سچائی پر حرف آتا تھا۔ جس کا صریح نتیجہ یہ ہوتا کہ خود خدا کی بے عیب ذات پر بھی حرف آئے جس نے اُنہیں راستباز ٹھیرایا۔

اب جو کوئی مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی میں کسی طرح کا شک شبہ رکھتا ہو اس کا فرض ہے کہ یا تو اُن بے شمار نشانات کا مصداق کوئی اور وجود پیش کرے یا خدا کے پاک نوشتوں کو جھٹلائے یا سابق نبیوں اور راستبازوں نے جو اس عظیم الشان مصلح کی خبریں دی تھیں انکے ایسے معنی کرکے دکھلائے جو زمانہ موجودہ کے حالات پر چسپاں نہ ہوتے ہوں۔ لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس پر تا قیامت ہرگز ہرگز کوئی بھی قادر نہ ہوسکے گا کہ منصب مسیح موعودؑ کے کسی دوسرے مدعی کا پتہ دے اور پھر وہ احمدؑ قادیانی علیہ السلام کی طرح خدائے تعالیٰ کی تائیدات سے اپنے پاک مشن میں کامیاب بھی ہُوا ہو۔ اسی طرح نبیوں کی باتوں کا جھٹلانا بھی کسی دیندار کا کام نہیں ہوسکتا ہاں لامذہب لوگوں کا ذکر نہیں جو اس مضمون میں ہمارے مخاطب نہیں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس یہ بھی محال بلکہ قطعاً غیر ممکن ہے کہ آثار و حوادثِ روزگار اور نشانات ارضی و سماوی کے متعلق انبیائے سابقین کی پیشگوئیوں کے جو متحد المفہوم معانی دنیا کی مختلف و متعدد زبانوں میں اب تک لیئے جاتے رہے ہیں حتیّٰ کہ مذہب سے بالکل بیگانہ علمی دنیا کے مشاہیر اور مسلم الثبوت استاد بھی لغت وغیرہ کی رو سے ہمیشہ انکے وہی معنی کرتے آئے ہیں وہ آج کسی طرح باطل کیئے جاسکیں۔ پس جب کہ نہ اُن پیشگوئیوں کا کوئی دوسرا مصداق کہیں سے ڈھونڈ کر نکالا جاسکتا ہے۔ نہ ان پیشگوئیوں کو غلط قرار دے سکتے ہیں نہ انکے کوئی اور معنی ہوسکیں بجز اُن کے جو موجودہ زمانہ کے حوادث و حالات پر ٹھیک ٹھیک چسپاں ہو رہے ہیں تو اب مسیح موعود علیہ السلام کا انکار صرف اُنہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو اپنی ضد اور خام خیالی کے آگے خدا کی۔ اس کے ہزاروں راستبازوں کی اور علمی و تاریخی دنیا کے مسلمات کی غرض کسی کی بھی پروا نکرتے ہوں۔ اور ایسے شخصوں کے حال پر افسوس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟

دعوت الی الخیر

بنگال میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اخویم مکرم حکیم خلیل احمد صاحب اپنے عریضہ مورخہ ۸۔ اکتوبر میں لکھتے ہیں۔

بخدمت سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کا خادم ۳۔ اکتوبر کو گوپال گنج پہونچا اور ۵۔ اکتوبر کو وہاں سے روانہ ہوا۔ گوپال گنج میں زیادہ تر نوعیائی آبادہیں لیکن بوجہ سیلاب اکثر لوگ خصوصًا پادری صاحبان اپنے اپنے مکانوں کو چھوڑ کر مختلف جگہ چلے گئے ہیں اور ان کے گھروں میں پانی کا دخل وقبضہ ہے یہاں مسلمان بھی کم ہیں مدعو کرنے پر بھی جو لوگ تھے نہ ملے ایک مولوی صاحب ہیں جو گوپال گنج کے علاقہ میں سب انسپکٹر اسکول ہیں یہ مولوی صاحب عالم شمار کئے جاتے ہیں۔ بنگلہ زبان میں بہت سی کتابیں انہوں نے تصنیف کی ہیں۔ اکثر ان میں سے سرکاری مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں عجیب اتفاق ہوا کہ جو کتاب آجکل اس عاجز کے زیر سبق ہے اس کے مصنف بھی یہی مولوی تفضل حسین صاحب ہیں گفتگو شروع ہونے پر انہوں نے کہا کہ میں وفات مسیح کے مسئلہ میں آپکا ہمخیال ہوں لیکن مسیح موعودؑ کے ماننے کی مجکو ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود بھی قرآن حدیث کی ہی تعلیم دیتے ہیں اور میں قرآن و حدیث کو مانتا ہی ہوں لہذا مجکو کسی کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کی تصنیف شدہ کتابیں صرف مدرسوں میں رکھدیجائیں تو کیا صرف کتابوں کے مدرسوں میں رہنے سے بچوں کی تعلیم ہوجائیگی اور وہ عالم وفاضل ہوجائینگے ہرگز نہیں بلکہ کتاب کے ساتھ ساتھ ایک ایسے معلم اور ماسٹر کی بھی ضرورت ہے جو کتاب کے صحیح مطالب اور حقیقی مفہوم سے بچوں کو آگاہ کرے۔ اسی طرح جہالت کے زمانہ میں صرف قرآن یا حدیث بھی کافی نہیں۔ جب تک انکو پڑھانیوالا اور عمل کر کے دکھانیوالا حقیقی معلم نہ ہو۔ ہاں یہ ضرورت ہے کہ اچھا معلم وہی ہوسکتا ہے جو کہ خود مصنف سے ہی تعلیم پاکر دوسروں کو تعلیم دے۔ اسی لئے ضرورت ہے کہ خود خدا نے جسکو اپنے پاس سے علم دیا ہو اور اس کی تعلیم کی ہو وحی الٰہی سے اس کتاب کو لوگوں پر تلاوت کرے اور ان کا تزکیہ کرے پس دنیا کے لئے صرف کتاب کافی نہیں بلکہ ناطق کتاب کی ضرورت ہے اسی کو بالفاظ دیگر نبی رسول مسیح موعود یا مہدی امام یا مجدد کہتے ہیں جب زمانہ میں جہالت چھا جاتی ہے یہ لوگ آکر اور خدا سے تعلیم پاکر سچی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کیا کرتے ہیں پھر میں نے کہا کہ مولوی صاحب آپکو یہ دہوکا ہے کہ آپنے یہ سمجھ لیا ہے کہ ایسے اختلاف کے وقت بھی ہم ٹھیک قرآن کریم یا حدیث نبوی کے مطابق چل رہے ہیں اور پکے مسلمان ہیں۔ مولوی صاحب اسبات پر کچھ رنجیدہ ہوگئے مگر تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد ہی اپنے کلام سے ہمارے بیان کی تصدیق کردی یعنی دوران گفتگو میں دلائل سے مجبور ہوکر صاف صاف کہدیا کہ قرآن سارے جہان کے لئے نہیں۔ اور نہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لئے رسول ہیں بلکہ خاص عرب کے لئے تھے دیگر ممالک کے لوگوں کو انکا ماننا ضروری نہیں ہے میں نے کہا کہ دیکھئے مولوی صاحب پہلے جبکہ میں نے آپسے کہا کہ مسیح موعودؑ کے نہ ماننے سے انسان حقیقی مسلمان نہیں رہ سکتا ہے تو آپ رنجیدہ ہوگئے تھے مگر اب آپ خود ہی اپنے کلام سے اسلام سے بیگانگی کا ثبوت دے رہے ہیں پھر گھبراکر مولوی صاحب نے کہا کہ میں مسلمان اس وجہ سے ہوں کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہیں اور کوئی دلیل میرے پاس نہیں اور نہ (ایمان) کو دلیل کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب دیکھئے ایک صداقت (مسیح موعودؑ) کے انکار کا نتیجہ کس قدر خطرناک نکلا۔ دلائل کے رو سے ایسی قابل رحم حالت صرف آپ ہی کی نہیں بلکہ عمومًا ہمارے سارے مخالف بھی وجدنا علیہ آبائنا کہتے ہیں کیونکہ دلائل اور براہین سے اسلام کا قرآن پاک کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت مقدسہ کا ثبوت حقیقی اور تحقیقی رنگ میں دے نہیں سکتے اور جو دیتے ہیں تو انہی دلائل سے مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا بھی ثبوت ہوجاتا ہے لہذا مجبور ہوکر انکو چھوڑ دیتے ہیں اور آبائی تقلید پر چلے آتے ہیں اور ان کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لانا ایسا دشوار ہوجاتا ہے جیسے آباد اجداد کا قتل پس جس کسی کو اپنے کفر پر رنج ہو بجائے ہم احمدیوں پر خفا ہونے کے اور یہ کہکر شور مچانے کے کہ احمدی مجھے کافر سمجھتے ہیں اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپنے مزعومہ اسلام اور ایمان کو حقانی رنگ میں دلائل اور براہین سے بروئے قرآن و حدیث تطبیق کر دکھائے اور میں نے کہا کہ مسیح موعودؑ از روئے قرآن و حدیث نبی اللہ ہے اور نبی کے انکار سے انسان مسلمان نہیں رہ سکتا ہے اور کچھ دیر تک مسئلہ نبوت سمجھا یا۔ آخر میں مولوی صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اگر خدا کے بھیجے ہوئے مسیح موعود تھے تو اپنی زندگی میں ہم لوگوں کی طرف (بنگال میں) کیوں نہ آئے یا اپنی تعلیم کسی وقت کیوں نہ بھیجا۔ میں نے کہا کہ یہ اعتراض بھی آپ کا کمی تدبر کیوجہ سے ہے اولًا تو اصدق الصادقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۶۳ سالہ زندگی اور پھر آپکے دعویٰ انی رسول اللہ الیکم جمیعًا پر غور کرنے سے یہ اعتراض بھی نامعقول ہوجاتا ہے۔ ثانیًا اسبات کے دیکھنے سے کہ اللہ تعالٰے نے بہت سی ایسی چیزیں اپنی رحمت سے پیدا کی ہیں جو کہ سارے جہان کے لئے ہیں مگر ایک ہی وقت ہر جگہ وہ نہیں پھیلتی ہیں مثال کے طور پر سورج ہی کو دیکھنا چاہیئے جسکو اللہ تعالٰے نے اپنی رحمانیت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ سارے جہان میں روشنی دینے کے لئے پیدا کیا ہے۔ مگر وہ ایک ہی وقت میں سارے ملک اور سارے شہر اور سارے گاؤں بلکہ ہر ایک مکان میں طلوع نہیں ہوتا بلکہ آہستہ آہستہ سارے جہان کو روشن کر دیتا ہے پس اگر ایک معترض یہ کہے کہ چونکہ سورج ہمارے گاؤں میں باعتبار دوسرے ملکوں کے دیر میں پہونچا لہذا میں یقین نہ کرونگا کہ یہ سورج ہے یا یہ کہ سارے جہان کے لئے ہے تو ایسا اعتراض خام خیالی و کم فہمی پر دلالت کریگا۔ ٹھیک اسی طرح خدا کے مرسل بھی روحانی سورج ہوتے ہیں اور اندرونی قوی کو روشنی بخشتے ہیں انکی

تعلیم کی روشن کرنیں بھی آہستہ آہستہ سارے جہان کو روشن کرتی ہیں علاوہ بریں سیدنا مسیح موعودؑ کے دعاوی کی خبریں ان کی زندگی ہی میں ساری دنیا میں سرعت کے ساتھ پھیل چکی ہیں۔ گذشتہ انبیاؤں کی زندگی میں ان کے دعاوی کی خبریں اس سرعت سے نہ پھیلیں وجہ یہ ہے کہ خبر پہونچانے کے ذرائع انکے زمانوں میں اس قدر نہ تھے مولوی صاحب خاموش ہوگئے اور کچھ اشتہارات تقسیم کرنے کے لیئے مجھ سے لے لیئے۔

۵ اکتوبر کو عاجز "ناظرپور" پہونچا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک عام تقریر کرنیکا موقعہ دیا بفضلہ تعالیٰ تقریر کا بہت اچھا اثر لوگوں پر ہوا۔ (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) کا پتہ اکثروں نے مجھ سے لیا اور بہت شوق سے اشتہارات اور رسائل لینے کیلیئے ٹوٹ پڑے۔ ریویو آف ریلیجنز کا بھی پتہ لیا اور منگوانے کا وعدہ کیا۔ ان میں سے آفتاب الدین احمد صاحب ہڈ ماسٹر اسکول اور سید مشرف حسین صاحب رئیس کی خواہش زیادہ بڑھی ہوئی تھی اللہ تعالےٰ کی ذات سے امید ہے کہ اس گاؤں کے اکثر لوگ ہدایت کی راہ پائینگے۔

۶ اکتوبر کو رگھوناتھ پہونچا اس جگہ زبانی تقریر بوجہ کمی وقت موقعہ نہ ہوا۔ محمد اسمٰعیل صاحب ہڈ ماسٹر یونین ایم اے بی اسکول نے اشتہارات اور ہنڈبل تقسیم کرنے کیواسطے لیئے۔

دوسری چٹھی

باریسال سے مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء

۷۔ اکتوبر کو عاجز کمام تلا پہونچا اس میں مسلمان بہت کم ہیں ہندو زیادہ ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی انہیں تبلیغ کی اور اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے دیئے۔ یہاں کے ہندوؤں کو تبلیغ کی حضرت اقدس علیہ السلام کا کرشن موعود ہونے کا پیام پہونچایا۔ شوق سے بغیر کسی مخالفت کے ان لوگوں نے سنا۔ انگریزی رسالہ پیغام صلح بھی بعض شخصوں کو دیا۔ ہمارے دوست اخویم ابوالہاشم خانصاحب نے انگریزی پیغام صلح دو ہندو وکیل صاحبان کو پڑھکر سنایا۔ بہت ارادت کے ساتھ ان لوگوں نے سنا پھر انگریزی اشتہارات موسومہ (Prophecies that all men should know) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو پوری ہوتے دیکھکر ان دونوں نے خوشی استعجاب اور اعتقاد کا اظہار کیا۔

۸۔ اکتوبر کو ہملوگ فیروزپور پہونچے اس علاقہ میں یہ ایک خوبصورت اور آباد شہر ہے یہاں ایک مولوی صاحب ہیں انکا اثر عام مسلمانوں پر بہت ہے علاوہ دوسرے لوگوں کے اللہ تعالیٰ نے انکو بھی تبلیغ کرنیکا مجھے موقعہ دیا۔ پہلی ملاقات میں مولوی صاحب نے کہا کہ مجھکو آپکے بنگال میں آنے کا اور آپکی کوششوں کا پہلے سے علم ہے وغیرہا۔ مولوی صاحب نے پہلے مخالفت کی اور گویا کہ پوری مخالفت کے لیئے ہمہ تن آمادہ تھے لیکن جب میں نے بتائید الٰہی سلسلہ حقہ کی سچائی کے دلائل بیان کیئے تو وہ نرم ہوگئے اور بہت خوشی کا اظہار کیا نیز وعدہ کیا کہ میں اب ضرور کتابوں کو پڑھونگا مجھے معلوم نہ تھا کہ اس قدر دلائل آپ لوگ اپنے دعوے کی تائید میں رکھتے ہیں وغیرہا۔

۹۔ اکتوبر۔ کو ہملوگ کا دکہالی پہونچے چار پانچ ماہ کا عرصہ ہوا جب میں یہاں اس سے پہلے آیا تھا اس جگہ تقریباً پانچ گھنٹہ تک مسلسل تقریر کرنیکی اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تھی دوبارہ یہاں پہونچکر مجھکو اور میرے رفیق خانصاحب کو بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے تبلیغ کے اثر کو قائم رکھا یہاں کے سب رجسٹرار صاحب ہم لوگوں سے ملنے آئے اور پہلے سے بھی زیادہ اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ ان کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ تمام لوگوں کے سامنے اظہار حق سے بھی باز نہیں رہتے ہیں بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے لوگوں کو جواب دیتے ہیں اور جو اشتہار تقسیم کرنے کے لیئے ان کے پاس ہملوگ بھیجتے ہیں وہ انہیں شوق سے تقسیم کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اکثر آدمی مجھ سے سوال کیا کرتے ہیں۔ بعض باتیں ایسی ہیں جنکا جواب اچھی طرح مجھے معلوم نہیں آپ بتائیں۔ چنانچہ ان کے پیش کرنے پر میں نے ان کو جواب سمجھا دیا۔ نماز۔ کی علیحدگی کے متعلق بھی انہوں نے پوچھا اس پر جو کچھ میں نے جواب دیا اس کو بھی انہوں نے قبول کیا بہت نیک آدمی ہیں۔ ہمارے مکرم اخویم ابوالہاشم خانصاحب نے اکتوبر میں قادیان شریف چلنے کی تحریک کی تو انہوں نے کہا کہ میں ضرور چلتا لیکن اہلیہ سخت علیل ہے مکان ضرور جانا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ کو کامل صحت عنایت کرے اور انہیں پوری طرح سے ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق دے آمین۔

۱۰۔ اکتوبر کو ہم لوگ بفضلہ تعالےٰ اس لمبے سفر سے بخریت بریسال پہونچے۔ چونکہ بریسال میں اخویم ابوالہاشم خانصاحب کا کوئی مکان نہیں ہے کشتی میں رہنا ہوتا ہے تعطیل کے موقعہ پر کشتی مرمت ہونے کے لیئے جائیگی عاجز کے قیام کی بھی یہاں کوئی ایسی جگہ نہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ میں بھی ان کے ہمراہ قادیان شریف چلوں اور تبلیغی کاموں کے متعلق حضور (ایدہ اللہ) سے ہدایات حاصل کروں اخویم ابوالہاشم خانصاحب حضور اقدس میں سلام علیکم عرض کرتے ہیں۔

(حضور اقدس کا ادنیٰ خادم خلیل احمد)

بقیہ جنگ سلانیک میں اس وقت ۱۳ لاکھ سپاہ متحدہ موجود ہے۔ جو حفاظت سرویہ کے واسطے کافی خیال کی جاتی ہے۔

یونان کی پالیسی آغاز جنگ سے ابھی تک غیر جانبدرانہ بیان کی جاتی ہے۔ مگر وہ بطور حفظ ماتقدم مسلح رہیگا۔ اور جس وقت بلغاریہ کو کچل ڈالنا ضروری سمجھینگے شریک جنگ ہو جائیگا۔

مغربی خط مصاف پر بھی ان دنوں بڑی بھاری لڑائی اور گولہ باری تمام محاذ میں ہوتی رہی۔

غریب بھائیوں کو نہ بھولنا

احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ عید اضحٰی کے موقعہ پر حسب دستور سابق فراہمی کھال قربانی و وصولی عید فنڈ میں پوری کوشش سے کام لیا جائے اللہ تعالےٰ احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

علاوہ ازیں آمد موسم سرما کے باعث گرم پارچات اور لحافوں وغیرہ کے لئے غربا کی درخواستیں کثرت سے آتی ہیں۔ احباب اس غرض کے لئے بھی نقد روپیہ یا کپڑے بھیج کر ثواب حاصل کریں۔ اگر اپنے فالتو کپڑے احباب قادیان میں بھیج دیں تو غربا کی بڑی مدد اور روپیہ کی بہت بچت ہو سکتی ہے۔

شبیر علی

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

جیسا کہ میں نے اعلان کیا تھا الحمد للہ سیرۃ مسیح موعودؑ کی پہلی جلد کا پہلا نمبر شائع ہو گیا۔ پہلی جلد میں زمانہ تالیف براہین احمدیہ تک کے حالات ہونگے اور یہ سلسلہ انشاء اللہ العزیز جاری رہیگا نومبر کے شروع میں دوسرا نمبر شائع کر دینے کی خدا کے فضل پر توقع کرتا ہوں۔ اور یہ دوسرا نمبر پہلے سے حجم میں زیادہ ہو جاویگا بشرطیکہ قوم نے حوصلہ افزائی کی درخواستیں بہت جلد بھیجدیں مجلد یا غیر مجلد کی تصریح ہو۔

جن احباب کے نام ایڈیٹر الحکم کی تالیفات وی۔ پی بھیجی جاتی ہیں۔ ان کی درخواستوں کا انتظار نہیں ہوگا لیکن دوسرے احباب کو درخواستیں بھیجدینی چاہئیں۔

خریداران الفضل اپنا اپنا ذگی چندہ بھیجنے کی طرف خاص توجہ فرمائیں جو احباب بذریعہ منی آرڈر نہ بھیجیں وہ بذریعہ وی پی کی اجازت دیں دفتر کو اسوقت روپیہ کی بہت ضرورت ہے

تریاق ثلاثہ

یعنی کھانسی نزلہ زکام تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذات الریہ وغیرہ امراض شدید ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں۔ ورنہ سل ہو جائیگی۔ دق کا شکار ہونگے ذات الریہ کا نشانہ بنینگے۔ ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے۔ جن کو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامن گیر رہتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸/ ملنے کا پتا

نظام جان عبد الرحمٰن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض سے یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغ کی وجہ سے نسیان ہو ان کے لئے حکم مسیحائی رکھتی ہیں دماغی کوفت و تکان کیسی ہی ہو ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے (۲) اعضاء رئیسہ کی کمزوری کیلئے اکسیر ہیں (۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں (۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر حیرت انگیز قوتی طاقت رکھتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا کہ بدن کے لئے اکسیر البدن ہیں۔ قیمت چوبیس ۲۴ گولیاں عہ کو ملتی ہیں ملنے کا پتہ

دوائی خانہ ہمدرد بیماران قادیان ضلع گورداسپور

درس قرآن شریف

حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درس کے قرآن شریف کے مکمل تفسیری نوٹ سورہ فاتحہ سے لیکر والناس تک علوم و معارف کا بے بہا ذخیرہ ضخیم چار سو صفحہ تقطیع کلاں قیمت چار روپیہ۔

ملنے کا پتہ

دفتر الفضل قادیان

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند کے لئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوئم ۸/ قسم سوئم عہ/ اصلی ممیرا قیمت ۱۵ روپیہ فی تولہ ہے۔

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں۔ انکے لئے بہت مفید اور اکسیر ہے

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا و نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لایا کریں۔

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی پشاوری۔ باداحی۔ سیاہ سفید سوتی ریشمی صافے ہر قیمت کے مل سکتے ہیں۔ المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر قادیان گورداسپور

میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین

یہ عجیب و غریب مشین ہمنے خاص و عام کی سہولیت کیلئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اس میں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے بچہ سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کر سکتا ہے اس میں سیویاں ایک گھنٹے کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں اسکا وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کے لئے خاص رعایت ہوگی قیمت فی مشین مع دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک عہ کو ملتی ہے۔

ملنے کا پتہ

مستری فضل کریم نزد مہمانخانہ مسیح موعودؑ قادیان